حافظ عبید اللہ　　　　تیسری قسط

ختم نبوت اور خاتم النبیین کا قرآنی مفہوم اور قادیانی تحریفات وتلبیسات

حدیث نمبر 9: ﴿**عن عائشة أن النبی ﷺ قال : لا يبقى بعدى من النبوة شيء الا المبشرات ، قالوا يارسول الله وما المبشرات؟ قال الرؤيا الصالحة يراها الرجل أو تُرى له**﴾ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میرے بعد مبشرات (خوشخبریوں) کے علاوہ نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں، صحابہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول مبشرات کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نیک خواب جو آدمی دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ (**مسند احمد**: حدیث نمبر 24977، طبع مؤسسۃ الرسالۃ)، اسی مفہوم کی ایک روایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری میں بھی مروی ہے اسکے الفاظ ہیں ﴿**لم يبق من النبوة الا المبشرات**﴾ نبوت میں سے سوائے مبشرات کے کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ (**صحیح البخاری**: حدیث نمبر 6990) اور امام حاکم نے حضرت ابوہریرہ سے یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ﴿**لا يبقى بعدى من** النبوة **الا الرؤيا الصالحة**﴾ میرے بعد نبوت میں سے نیک خوابوں کے علاوہ کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ (**المستدرک للحاکم**: حدیث نمبر 8176) امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے اور امام ذہبی نے انکی موافقت کی ہے۔

حدیث نمبر 10: ﴿**عن ام كرز تقول : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ذهبت النبوة وبقيت المبشرات ...... الى آخر الحديث**﴾ حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: نبوت چلی گئی (ختم ہوگئی ہے) اور مبشرات باقی ہیں۔ (**مسند الحمیدی**: حدیث نمبر 351 **واللفظ له**، **مسند احمد**: حدیث نمبر 27141، **سنن ابن ماجه**: حدیث نمبر 3896، **صحیح ابن حبان**: حدیث نمبر 6047، **المعجم الكبير للطبرانى عن حذيفة سن اسيد رضى الله عنه**: حدیث نمبر 3051)۔ اس حدیث کے الفاظ بہت صریح ہیں کہ نبوت چلی گئی، ختم ہوگئی۔

حدیث نمبر 11: ﴿**عن عقبة بن عامر رضى الله عنه قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : لو كان بعدى نبى لكان عمر بن الخطاب، هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرّجاه**﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے سنا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن الخطاب ہوتے۔ (امام

حاکم فرماتے ہیں کہ)اس حدیث کی سند صحیح ہے۔(**المستدرک للحاکم** ،حدیث نمبر 4495، **سنن ترمذی** حدیث نمبر 3686، **المعجم الکبیر للطبرانی** حدیث نمبر 822، **مسند احمد** حدیث نمبر 17405)۔اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن غریب، امام حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے اور امام ذہبی نے تلخیص المستدرک میں صحیح کہا ہے، خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے یہ حدیث پیش کی ہے (ازالہ اوہام حصہ اول، رخ 3 صفحہ 219)، لہذا مرزائی دھوکے بازوں کا اس حدیث کو ضعیف ثابت کرنے کی کوشش کرنا ائمہ حدیث کی مخالفت تو ہے ہی، اپنے نبی مرزا قادیانی کی بھی تکذیب ہے کیونکہ مرزا کا اس حدیث کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس حدیث کو صحیح سمجھتا تھا کیونکہ اسکا دعوی تھا کہ ﴿خدا نے مجھے بتلا دیا ہے کہ فلاں حدیث سچی ہے اور فلاں جھوٹی﴾ (اربعین نمبر 4، رخ 17 صفحہ 454)۔الغرض یہ حدیث شریف اس بات میں نص صریح ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنے گا کیونکہ اگر کسی نے نبی بننا ہوتا تو سب سے فرمان نبوی کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ ضرور نبی بنتے۔

محترم قارئین! جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا، ہم نے اختصار کے پیش نظر صرف چند احادیث نبویہ علی صاحبہا السلام والتحیۃ نقل کی ہیں، آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے کہیں بھی یہ تقسیم نہیں فرمائی کہ (مثال کے طور پر) شریعت والی نبوت ختم ہو گئی لیکن بغیر شریعت والی جاری ہے، یا مستقل نبی اب کوئی نہیں بنے گا لیکن ظلی بروزی غیر مستقل نبی بنیں گے، بلکہ آپ ﷺ نے **ان الرسالۃ والنبوّۃ قد انقطعت ، لا نبوۃ بعدی ، ذھبت النبوۃ ، لا یبقی بعدی من النبوۃ شيء** جیسے صریح الفاظ ارشاد فرما کر اپنے بعد مطلق نبوت کی نفی فرما دی۔

ختم نبوت اور خاتم النبیین کا مفہوم مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں سے

محترم قارئین! جہاں تک لفظ ﴿**خاتم النبیین**﴾ کے معنی و مفہوم کا تعلق ہے، مرزا غلام احمد قادیانی بھی تسلیم کرتا ہے کہ اس سے مراد یہی ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے تشریف لا کر انبیاء کا خاتمہ فرما دیا اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں پیدا ہو سکتا، وہ بھی اقرار کرتا ہے کہ اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی بنے تو اس سے ختم نبوت کی مہر کا ٹوٹنا لازم آئے گا، اسی لئے مرزا قادیانی کو ﴿ظلی بروزی نبوت﴾ کا افسانہ ایجاد کرنے کی ضرورت پیش آئی اور اس نے یہ منطق ایجاد کی کہ میں نے کوئی نیا نبی ہونے کا دعوی کہاں کیا ہے؟ میں تو یہ کہتا ہوں کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ظل اور بروز ہوں ان سے جدا نہیں، میں تو (نعوذ باللہ) وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں جو دوبارہ میری صورت میں ظاہر ہوئے ہیں، جس نے میرے اور آپ ﷺ کے درمیان فرق کیا اس نے مجھے پہچانا ہی نہیں، لہذا میرے دعوائے نبوت سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی، مہر تو تب ٹوٹتی اگر میں نے کوئی الگ نبی ہونے کا دعوی کیا ہوتا (مرزا قادیانی کی تحریرات کے حوالے آگے آرہے ہیں)۔الغرض مرزا قادیانی بھی تسلیم کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کا مطلب یہی ہے کہ اب کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا ورنہ ختم نبوت کی مہر توڑنی پڑے گی۔آیئے ایک نظر ڈالتے ہیں مرزا قادیانی کی تحریروں پر۔

مرزا قادیانی نے حضرت عیسی بن مریم علیہا السلام کے نزول من السماء کو غلط ثابت کرنے کیلئے اپنی طرف سے بزعم خود جو دلائل پیش کیے ہیں ان میں سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 40 بھی پیش کی ہے اور لکھا ہے ﴿اکیسویں آیت یہ ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین۔ یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے **اور ختم کرنے والا نبیوں کا**، یہ آیت بھی صاف دلالت کررہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا ﴾ (ازالہ اوہام حصہ دوم، رخ 3 صفحہ 431)، ہمارا موضوع یہاں رفع ونزول عیسی بن مریم علیہا السلام نہیں اس لئے ہم یہاں صرف بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا نے امت مسلمہ کے عقیدہ کے برخلاف اپنے غلط عقیدے کو ثابت کرنے کے لئے جب یہ آیت پیش کی تو لفظ ﴿خاتم النبیین ﴾ کا ترجمہ کیا ﴿ختم کرنے والا سب نبیوں کا ﴾ جسکا مطلب ہے کہ آپ ﷺ پر انبیاء کا سلسلہ ختم ہوگیا، اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا ۔ اس لئے آج مرزا قادیانی کے پیروکاروں کا یہ شور ڈالنا کہ خاتم النبیین کا مفہوم آخری نبی یا نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والا بیان کرنا مسلمان علماء کی غلطی ہے، خود انکے پیشوا کی تحریر سے غلط ثابت ہوگیا۔

ایک اور جگہ مرزا قادیانی لکھتا ہے ﴿الم تعلم أن الرب الرحیم المتفضل سمّیٰ نبینا ﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء، وفسّرہ نبینا فی قولہ لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین ولو جوزنا ظهور نبی بعد نبینا لجوّزنا انفتاح باب وحی النبوۃ بعد تغلیقها وهذا خُلف کما لا یخفی علی المسلمین، وکیف یجیء نبی بعد رسولنا صلعم وقد انقطع الوحی بعد وفاته وختم الله به النبیین ﴾ (حمامۃ البشری، رخ 7 صفحہ 200) اردو ترجمہ ﴿ کیا تو نہیں جانتا کہ اس فضل والے اور رحیم رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء بغیر کسی استثناء کے رکھا ہے؟ اور اسکی تفسیر ہمارے نبی ﷺ نے اپنے فرمان میرے بعد کوئی نبی نہیں کے ساتھ طالبوں کے لئے واضح طور پر بیان فرمادی، اور اگر ہم اپنے نبی ﷺ کے بعد کسی نبی کا ظاہر ہونا جائز رکھیں تو ہمیں یہ جائز ماننا پڑے گا کہ وحی نبوت کا دروازہ بند ہونے کے بعد پھر کھل گیا ہے اور یہ باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں، اور ہمارے رسول ﷺ کے بعد کوئی نبی کیسے آسکتا ہے؟ جبکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہوچکی ہے اور اللہ نے آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کردیا ہے ﴾۔ اس تحریر میں مرزا قادیانی نے تسلیم کیا ہے کہ ﴿خاتم النبیین ﴾ کی تفسیر خود نبی کریم ﷺ نے ﴿**لا نبی بعدی** ﴾ کے ساتھ فرمائی اور پھر یہ بھی وضاحت کردی کہ لا نبی بعدی کا کوئی اور مطلب نہ نکال لے اسکا یہی مطلب ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور نہ وحی نبوت دوبارہ جاری ہوسکتی ہے۔

ایک اور جگہ لکھا ﴿اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ ولکن رسول الله وخاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہوچکی ہے ﴾ (کتاب البریہ، رخ 13 صفحہ 217و218 حاشیہ)۔

مرزا غلام احمد کے پیروکار آج ایسے چیلنج بھی دیتے ہیں کہ لفظ ﴿**خاتم**﴾ کی اضافت جب جمع کی طرف ہو تو وہ ﴿آخری﴾ کے معنی میں آ ہی نہیں سکتا، عربی میں اسکی کوئی مثال نہیں ملتی، اگرچہ ہم نے شروع میں معروف ائمہ لغت سے ﴿**خاتم القوم**﴾ کا مطلب ﴿**آخرھم**﴾ قوم کا آخری آدمی ثابت کیا اور یہ بات عربی زبان کی شُد بُد رکھنے والے جانتے ہیں کہ **قوم** کا لفظ اسم جمع ہے جو بہت سے افراد پر بولا جاتا ہے (جیسے عربی میں **رھط**، **بشر**، **ابل**، **جیش**، **شعب** وغیرہ)، قرآن کریم میں قوم کے لفظ کی طرف لوٹنے والی ضمیر جمع لائی گئی ہے اور جمع کے صیغے استعمال کیے گئے ہیں، مثال کے طور پر **ولقد ارسلنا نوحاً الی قومه فلبث فیهم الف سنة الا خمسین عاماً فأخذهم الطوفان وهم ظالمون**۔ اور ہم نے نوح کو انکی قوم کی طرف بھیجا پس وہ انکے اندر پچاس کم ہزار سال رہے پھر انہیں طوفان نے پکڑا اس حال میں کہ وہ ظالم تھے (العنکبوت:14) آپ نے دیکھا کہ ﴿**فیھم**﴾ اور ﴿**فاخذھم**﴾ اور ﴿**ظالمون**﴾ یہ سب ضمائر اور صیغے قوم کے لئے استعمال کیے گئے ثابت ہوا کہ قوم کا لفظ اسم جمع ہے ۔ لیکن ہم یہاں خود مرزا غلام احمد کی تحریریں پیش کرتے ہیں جنکے اندر اس نے خاتم کا لفظ جمع کی طرف مضاف کیا ہے اور اسکا معنی و مفہوم آخری ہی لیا ہے۔

مرزا قادیانی نے جہاں قرآن وحدیث پر اور جھوٹ بولے وہیں ایک جھوٹ یہ بھی بولا کہ ﴿خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام ہیں، منجملہ ان کے ایک نام اس کا **خاتم الخلفاء** ہے یعنی **ایسا خلیفہ جو سب سے آخر آنے والا ہے**، سَو اِس نام کے ساتھ قرآن شریف میں مسیح موعود کے بارے میں پیش گوئی موجود ہے﴾ (چشمہ معرفت، رخ 23 صفحہ 333)۔ اس سے قطع نظر کہ قرآن شریف میں کہیں بھی یہ بیان نہیں کہ مسیح موعود کا نام خاتم الخلفاء ہے اور یہ مرزا قادیانی کا کلام اللہ پر صریح جھوٹ ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ اس تحریر میں مرزا قادیانی نے لفظ ﴿**خاتم الخلفاء**﴾ لکھا ہے یعنی خاتم کی اضافت خلفاء کی طرف کی ہے اور اسکا مطلب بھی خود بیان کیا ہے ﴿یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر آنے والا ہے﴾۔

اسی طرح ایک اور جگہ مرزا قادیانی نے ﴿**خاتم الاولاد**﴾ کے الفاظ لکھے ہیں اور یہ بھی عربی الفاظ ہیں اور اسکا مفہوم وہی بیان کیا ہے جسکے بعد کوئی نہ ہو یعنی آخری چنانچہ اپنی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے ﴿**اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی اور لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا، اس طرح میں انکے لئے خاتم الاولاد تھا**﴾ (تریاق القلوب، رخ 15 صفحہ 479)، یہاں مرزا نے اپنے آپ کو خاتم الاولاد اس وجہ سے کہا کیونکہ اسکے بعد اسکے والدین (یعنی حکیم غلام مرتضی اور مسماۃ چراغ بی بی) کے گھر اور کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی یعنی مرزا غلام احمد انکی آخری اولاد تھا۔

ایک اور جگہ مرزا قادیانی نے خاتم النبیین کا مفہوم ان الفاظ میں بیان کیا ﴿ختم نبوت کے متعلق پھر کہنا چاہتا ہوں کہ خاتم النبیین کے بڑے معنی یہی ہیں کہ نبوت کے امور کو آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت ﷺ پر ختم کیا﴾ (اخبار الحکم قادیان، 10 جنوری 1899 صفحہ 8و9)۔

محترم قارئین! آپ نے دیکھا کہ خود مرزا قادیانی بھی تسلیم کرتا ہے کہ خاتم النبیین کا یہی معنی و مفہوم ہے کہ

آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا، کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوسکتا، کسی کو نبوت نہیں مل سکتی (اگر چہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کو رد کرنے کے لئے بار بار یہ لفظ لکھے ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی دنیا میں نہیں آسکتا نہ پرانا نہ نیا جو کہ اسکا ایک دجل ہے، ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت ورسالت اب قیامت تک ہر قوم، ہر علاقے کے لئے ہے اب آپ کے بعد کسی کو نبوت نہ ملے گی کوئی نیا نام انبیاء کی فہرست میں شامل نہیں ہوسکتا، جسے جسے نبوت ملنی تھی مل چکی، نبوت ورسالت اب منقطع ہوچکی، اب اگر بفرض محال سارے پرانے نبی بھی دوبارہ دنیا میں آجائیں تو انہیں شریعت محمدیہ کا تابع ہوکر ہی آنا ہوگا وہ اپنی نبوت اور اپنی شریعت کی تبلیغ نہیں کرسکتے، اور معراج کی رات بیت المقدس میں تمام انبیاء کی امامت خاتم الانبیاء ﷺ سے کروا کر اس بات کو واضح بھی کردیا گیا، اس سے یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی پرانا نبی اب زندہ بھی نہیں ہے کہ جس سے حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول پر اعتراض واقع ہو)۔

مُہرِ ختم نبوت اور ظلی بروزی نبوت کا افسانہ

لیکن جب مرزا قادیانی نے خود نبی بننے کی ٹھانی اور یہی آیت خاتم النبیین اسکے آڑے آئی تو اس نے نبوت کی ایک نئ قسم ایجاد کی اور ساتھ ہی خاتم النبیین کا ایک نیا عجیب وغریب مفہوم بھی ایجاد کیا، اس بناسپتی نبوت کا نام رکھا ظلی بروزی غیر مستقل امتی نبوت، اور ایسے الفاظ لکھنے شروع کیے ﴿ خدا ایک اور محمد ﷺ اسکا وہ نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے اب بعد اسکے کوئی نبی نہیں **مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہوکر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں جیسا کہ جب تم آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہوسکتے بلکہ ایک ہی ہو اگر چہ بظاہر دو نظر آتے ہیں صرف ظل اور اصل کا فرق ہے**...... ﴾ (کشتی نوح، رخ 19 صفحہ 15 و16)۔ اس تحریر میں خط کشیدہ الفاظ پر غور کریں، یہ ہے مرزا قادیانی کا مشہور زمانہ دجل وفریب اور ظل بروز کا ڈرامہ، اور مثال دے رہا ہے آئینہ میں شکل دیکھنے کی، احمق کے اندر اتنی بھی عقل نہیں کہ آئینہ میں جو عکس ہوتا ہے وہ اسی کا ہوتا ہے جو اسکے سامنے ہوتا ہے، یہ نہیں ہوسکتا کہ آئینہ کے سامنے کوئی ہو اور عکس کسی اور شخصیت کا ہو، شخصیت ایک ہی ہوتی ہے، اور وہ شخصیت جونہی آئینہ کے سامنے سے ہٹے گی، آئینہ سے اسکا عکس بھی ختم ہوجائے گا، لیکن یہاں تو غلام احمد قادیانی چراغ بی بی کے پیٹ سے پیدا ہوا، وہ الگ اپنا جسم رکھتا تھا اسکی الگ شخصیت تھی اور وہ جنکا عکس ہونے کا مدعی ہے وہ ہستی تو اسکے پیدا ہونے سے تقریباً 1350 سال پہلے دنیا میں تشریف لائی تھی اور مرزا کے پیدا ہونے سے پہلے ہی دنیا سے پردہ پوشی فرمائی تھی۔

مرزا قادیانی اسی دجل وفریب کو ایک اور جگہ یوں لکھتا ہے ﴿ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے **مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے** کیونکہ میں بموجب آیت **و آخرین منهم لما یلحقوا بهم** بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس

پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے سے میری نبوت میں کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے جدا نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی یعنی بہر حال محمد ﷺ ہی نبی رہا نہ اور کوئی، یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعوی کیا ﴾ (ایک غلطی کا ازالہ، رخ 18 صفحہ 212)۔ مرزا قادیانی کی یہ تحریر اسکے کفر اور توہین امام الانبیاء ﷺ کی آئینہ دار ہے ، آپ نے دیکھا کیسے اپنے آپ کو مسیلمہ کذاب کی طرح آنحضرت ﷺ کی نبوت میں شریک کرنا چاہتا ہے، نہ صرف نبوت محمدیہ میں بلکہ کمالات محمدیہ میں بھی شرکت کا دعوے دار ہے اور مسیلمہ قادیان کیسے قرآن کریم کی ایک آیت ﴿و آخرین منھم لما یلحقوا بھم ﴾ لکھ کر جھوٹ بول رہا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ بروزی طور پر حضرت محمد ﷺ ہے۔ (یاد رہے کہ سورۃ الجمعہ کی اس آیت کے ساتھ ایک حدیث شریف ملا کر قادیانی دھوکے باز یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں کہ اس آیت میں یہ ذکر ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی ایک دوسری بعثت بھی ہونی تھی جو کہ مرزا قادیانی کی شکل میں ہوئی، جبکہ نہ اس آیت میں اور نہ کسی حدیث میں آنحضرت ﷺ کی کسی دوسری بعثت کا کوئی ذکر ہے اور نہ ہی مرزا غلام قادیانی کی نبوت کی طرف کوئی اشارہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذباً)۔ تو آپ نے دیکھا کہ مرزا قادیانی نے خاتم النبیین کی مہر کو اپنے تئیں ٹوٹنے سے بچانے کے لئے ظلی بروزی نبوت کا افسانہ گھڑا کیونکہ وہ بھی یہ مانتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی اور نبی کا پیدا ہونا خاتم النبیین کی مہر توڑ دیگا، لیکن اپنی آخری عمر میں جا کر مرزا قادیانی نے خاتم النبیین کا ایک ایسا مفہوم بھی ایجاد کیا جو اس سے پہلے نہ کسی امام لغت کے خواب وخیال میں آیا اور نہ کسی مفسر کے وہم وخیال میں وارد ہوا، اور نہ خود مرزا قادیانی کو اس سے پہلے اسکے شیاطین نے القاء کیا، وہ عجیب وغریب مفہوم کیا ہے آیئے دیکھتے ہیں، مرزا لکھتا ہے ﴿ کیونکہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہ دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی ﴾ (حقیقۃ الوحی، رخ 22 صفحہ 100 حاشیہ)۔ یعنی خاتم النبیین کا مطلب یہ ٹھرا کہ اب حضرت محمد ﷺ کی مہر سے نبی بنا کریں گے اور جو بھی آپ کی کامل اتباع و پیروی کرے گا وہ نبی بنا کرے گا، اس طرح خاتم النبیین میں جو ﴿ نبیین ﴾ ہے اس سے مراد آنحضرت ﷺ سے پہلے ہوئے انبیاء نہیں بلکہ اس سے مراد (بقول مرزا) وہ نبی ہیں جنہیں بعد میں نبوت بخشی جائے گی، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سے پہلے انبیاء کے خاتم نہیں، اس طرح مرزا نے خاتم النبیین کی اس مہر کا قصہ ہی ختم کر دیا جسے ٹوٹنے سے بچانے کے لئے اس نے ظلی بروزی نبوت کا ڈرامہ رچایا تھا (نہ رہے بانس نہ بجے بانسری)۔

یہاں مرزائی عقیدے کو مزید واضح کرنے کے لئے انکی کتابوں سے چند اقتباسات بھی (اپنے دل پر پتھر رکھ

کر) ملاحظہ فرمائیں تاکہ مرزائیت کا اصل چہرہ نکھر کر سامنے آجائے:

مرزا قادیانی اپنے اوپر ہونے والی ایک (نام نہاد) وحی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے ﴿پھر اسی کتاب میں اسی مکالمے کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے **محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم** اس وحی الٰہی میں **میرا نام محمد بھی رکھا گیا اور رسول بھی**﴾ (ایک غلطی کا ازالہ، رخ 18 صفحہ 207)، مرزا کے یہ الفاظ کسی تشریح یا وضاحت کے محتاج نہیں، وہ اپنے پر ہونے والی (نام نہاد) وحی کے وہی الفاظ بتا رہا ہے جو سورۃ الفتح کی آیت 29 میں حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئے اور اس آیت میں آپ ﷺ کے بارے میں ﴿**محمد رسول الله**﴾ کہا گیا، اب کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ جب مرزائی یہ کہتے ہیں کہ ہم بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو مسلمان پڑھتے ہیں تو ظاہری طور پر الفاظ تو وہی پڑھتے ہیں جو مسلمان کہتے ہیں لیکن انکے مذہب میں ﴿محمد رسول اللہ﴾ ایک نہیں بلکہ دو ہیں کیونکہ مرزا قادیانی کے بقول اس کا نام بھی (اسکے) خدا نے محمد رسول اللہ رکھا ہے۔

مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے ﴿اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے (واضح رہے کہ براہین احمدیہ مرزا قادیانی کی پہلی کتاب ہے جس کا مصنف خود مرزا قادیانی ہے پھر اس کتاب میں خدا کے فرمانے کا کیا مطلب؟ ناقل) میں آدم ہوں، میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں میں اسماعیل ہوں، میں میں موسیٰ ہوں میں داود ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں، **میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں** یعنی بروزی طور پر﴾ (تتمہ حقیقۃ الوحی، رخ 22 صفحہ 521)۔

مزید ایک جگہ لکھتا ہے ﴿**من فرق بيني وبين المصطفى فما عرفني وما رأى**﴾ جس نے میرے اور (محمد) مصطفیٰ (ﷺ) کے درمیان فرق کیا اس نے نہ ہی مجھے پہچانا اور نہ مجھے دیکھا۔

(خطبہ الہامیہ، رخ 16 صفحہ 259)۔

مزید ایک جگہ لکھتا ہے ﴿مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں﴾

(اربعین نمبر 4، رخ 17 صفحات 445و446)۔

ایک جگہ یوں اپنے کفر کا اظہار کرتا ہے ﴿منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا...... منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد﴾ میں ہی مسیح زمان ہوں، میں ہی کلیم خدا ہوں، میں ہی محمد واحمد مجتبیٰ ہوں۔ (تریاق القلوب، رخ 15 صفحہ 134)۔

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے (جسے مرزائی دنیا قمر الانبیاء کے لقب سے یاد کرتی ہے) اپنے باپ کی ان تحریروں کی تشریح یوں کرتا ہے، لکھتا ہے ﴿...... کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ **قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم اُتارا**

تا اپنے وعدے کو پورا کرے جو اسنے آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں فرمایا تھا﴾ (کلمۃ الفصل، صفحہ 105 مصنفہ مرزا بشیر احمد بن مرزا غلام احمد قادیانی)۔ یہ قادیانی ڈھکوسلہ ہے کہ اس آیت میں کسی کے قادیان میں اتارے جانے کا کوئی ذکر ہے۔

اور اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ اگر حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی اور نبی ہے تو اسکا کلمہ بتاؤ؟ یہی مرزا بشیر احمد یوں لکھتا ہے ﴿مسیح موعود (یعنی اسکے مطابق مرزا قادیانی۔ ناقل) کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی﴾ (کلمۃ الفصل، صفحہ 158)۔ یعنی وہ تسلیم کرتا ہے کہ جب مرزائی لوگوں کے سامنے مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے ہیں تو انکے نزدیک محمد رسول اللہ میں انکا (نقلی اور جعلی) مسیح مرزا قادیانی بھی شامل ہوتا ہے۔ پھر اسی صفحے پر مرزا بشیر احمد مرزائی عقیدے کی وضاحت یوں کرتا ہے ﴿**پس مسیح موعود** (یعنی مرزا قادیانی۔ ناقل) **خود محمد رسول اللہ ہے** جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی﴾ (کلمۃ الفصل، صفحہ 158)۔

اسی پر بس نہیں بلکہ مسیلمہ پنجاب کا یہ بیٹا اس حد تک چلا گیا کہ لکھتا ہے ﴿مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی۔ ناقل) کو نبوت تب ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے، پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور **اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا**﴾ (کلمۃ الفصل، صفحہ 113)۔ لیکن اسے اپنے باپ کا یہ مقام بھی پسند نہ آیا اور اس نے لکھا ﴿مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی۔ ناقل) نبی کریم ﷺ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی۔ ناقل) کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو، مگر دوسری بعثت میں (جو مرزائی عقیدے کے مطابق مرزا قادیانی کی صورت میں ہوئی۔ ناقل) **جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشدّ ہے آپ کا انکار کفر نہ ہو**﴾ (کلمۃ الفصل، صفحہ 147)۔ لیجیے اس نے نہ صرف مرزا قادیانی کو آنحضرت ﷺ کی دوسری بعثت قرار دیا بلکہ اسکی روحانیت کو پہلی بعثت (جو خود حضرت محمد ﷺ کی صورت میں ہوئی) سے زیادہ قوی زیادہ کامل قرار دیدیا۔ یعنی اصل کی روحانیت سے نقل کی روحانیت زیادہ کامل ہے۔

قارئین محترم! یہ صرف بطور نمونہ چند مرزائی تحریریں آپ کے سامنے رکھی ہیں، ورنہ مرزائی لٹریچر اس طرح کی دلخراش اور کفریہ عبارات سے بھرا پڑا ہے، یقیناً ایک مسلمان کا دل یہ سب پڑھ کر تڑپ تڑپ جاتا ہے کہ کیسے دنیا کے سب سے بڑے کذاب کو صادق و مصدوق ﷺ کے ساتھ ملایا جا رہا ہے بلکہ بڑھایا جا رہا ہے، میں بھی اپنے اصل موضوع کی طرف واپس آتا ہوں کہیں میرے قلم کے صبر کا پیمانہ لبریز نہ ہو جائے، کیونکہ:

ڈرتا ہوں عدم پھر آج کہیں شعلے نہ اٹھیں بجلی نہ گرے ...... بربط کی طبیعت الجھی ہے، نغمات کی نیت ٹھیک نہیں

جاری ہے